Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	سوموار ۶ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۲ شہادت ۱۳۶۹ہش، ۲ اپریل ۱۹۹۰ء	نمبر ۷۵

دو ۲ نصیحتیں

"یہ دو ۲ نصیحتیں میں آپ کو کرنی چاہتا ہوں یعنی نظام جماعت کے لحاظ سے توازن پیدا کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے نظام سے سلیقہ سیکھیں اور عرش کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ہر اچھے منتظم کے مقدر میں ہوا کرتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل ۱۲ر نومبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۶)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرماتا ہے (......) یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک (---) ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۱۳۰)

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بناوے اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کرکے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۱۲۹)

محض للہ مال خرچ کرنا نیکی ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"بہت سے دنیادار مختلف اغراض کے پیش نظر یتامیٰ کی پرورش کے لئے خرچ کرتے ہیں، اسی طرح مساکین کی حمایت کا دم بھرنے والے دنیادار محض دنیا کی خاطر اپنے مال دیتے ہیں۔ بہت سی پارٹیاں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں نظر آئیں گی کہ جنہیں کمزوروں کے ساتھ کوئی محبت اور پیار نہیں ہوتا۔ لیکن اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا تو ہمیں سیاسی برتری حاصل ہو جائے گی۔ وہ ان کے لئے دوڑ دھوپ کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مسافروں پر بھی اپنا پیسہ خرچ کرکے احسان کیا جاتا ہے تاکہ جب وہ اپنے وطن جائیں تو کہیں کہ زید بڑا اچھا، بڑا خرچ کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا ہے اور مسافروں کا بڑا خیال رکھنے والا ہے۔ ہم اس کے ہاں گئے تو اس نے ہماری بڑی خاطر کی۔ یہی حال اس خرچ کا ہے جو غلاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نیکی نہیں، نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے پیسے یا مال جو مال کے معنے مملوکہ چیز کے ہیں۔ انسان اپنے نفس کا بھی مالک ہے، اپنی عزت کا بھی مالک ہے۔ اپنے پیسے کا بھی مالک ہے۔ وغیرہ خرچ کرے تو ( ) صرف خدا تعالیٰ کی محبت میں خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی غرض اسے مدنظر نہ ہو، نہ تو اسے عزت کی خواہش ہو، نہ وجاہت کی خواہش ہو۔ نہ دنیوی شہرت کی خواہش ہو، اور نہ اس کا ذہن فخر و مباہات کے غبار سے آلود ہو بلکہ جب بھی اور جو کچھ بھی خرچ کرے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے نتیجہ میں اور اس کی خوشنودی کے حصول اور اس کی رضا کے پانے کے لئے خرچ کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جون ۱۹۶۶ء)

○ مکرم غلام احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ چٹاگانگ شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالوحید صاحب جرمنی میں سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا محمد حسین صاحب۔ کراچی گذشتہ آٹھ ماہ سے شدید کمر درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد خورشید صاحب آف لوچھال کلاں ضلع چکوال نے آنکھ کا اپریشن کرایا ہے۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ مدثر منصور (روہڑی) نے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ عزیزہ روبلینہ یاسمین کا تھرڈ ایئر کا رزلٹ نکلنے والا ہے اور عزیزہ اسماء عفت کا بی ایس سی فائنل امتحان ہو رہا ہے۔ احباب سب احمدی بچوں اور بچیوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ملک اختر احمد صاحب ابن ملک انور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور روڈ کی تقریب شادی بمراہ عزیزہ عطیۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ مورخہ ۷ر مارچ ۱۹۹۰ء کو عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ ہوئی جس میں احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

○ محترمہ ڈاکٹر نجمہ صاحبہ بنت ملک سردار خان صاحب (جیکب آباد) کی شادی مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب آف جہلم کے ہمراہ عمل میں آئی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲؍ شہادت ۱۳۶۹ہش — ۲؍ اپریل ۱۹۹۰ء

بچوّں کے کرنے کا ایک کام

سکول کی کتابوں میں کچھ ایسی کہانیاں پڑھی تھیں جن میں بچّے کی وجہ سے کسی بڑے کو رہنمائی حاصل ہوئی۔ کسی بُرائی کو ترک کرنے کا موقعہ ملا یا کسی نیکی کو اختیار کرنے کا۔ یا بچّے نے کوئی بات کہی اس طرح کہ بڑے کو جو حقیقت سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کی سمجھ آگئی اور اس کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔ مثلاً ایک شخص نے جو دہریہ تھا اپنے گھر میں لکھ کر لگایا ہوا تھا GOD IS NOWHERE خدا کہیں نہیں ہے۔ اسکے بچے نے جب سکول میں انگریزی میں سبق لینے شروع کئے تو ایک دن گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے آہستہ آہستہ اس فقرہ کو دہرانا شروع کیا اور اس نے اس طرح پڑھا کہ GOD IS NOW HERE یعنی خدا اس وقت یہاں موجود ہے۔ باپ نے جب بچّے کو یہ فقرہ دہراتے ہوئے سُنا تو اس کے دل پر ایک چوٹ سی لگی۔ اور اس نے سوچا کہ اس کا یہ کہنا کہ خدا کہیں نہیں ہے کس قدر غلط تھا۔ اسی وقت سے اس کے دل میں خدا کی ہستی کا یقین پیدا ہو گیا اور اس کی زندگی کا سب سے بڑا انقلاب برپا ہوگیا۔ یا کہتے ہیں کہ سکول میں استاد نے بتایا کہ سُرخ رنگ خطرے کی گھنٹی ہوتی ہے۔ بچہ جب گھر گیا اور گھر کے لوگ کھانے کی میز پر بیٹھے تو بچّے نے ایک سرخ کپڑے کا ٹکڑا وہاں رکھ دیا۔ کھانے کے بعد اس کا باپ سگریٹ پیا کرتا تھا بچّے نے سگریٹ کی طرف اشارہ کر کے سرخ کپڑے کی طرف اشارہ کیا اور اس طرح باپ کو بتایا کہ اس کا سگریٹ پینا خطرے کا باعث ہے۔ باپ نے بچّے سے پیار کیا اور اس کی اس رہنمائی کی داد دی اور سگریٹ پینا ترک کر دیا۔

نیکی کی باتیں اختیار کرنے میں بھی بچّے مدد دے سکتے ہیں۔ اگرچہ اس بات کا تو ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے کہ کوئی احمدی نماز کا تارک ہو لیکن بھول چوک کا امکان تو ہو ہی سکتا ہے یا ویسے بھی سُستی کا رجحان ہو سکتا ہے۔ اگر بچّے اس بات کا خیال رکھیں اور اپنے والدین کو یا بڑے بھائی بہنوں کو ایسے اوقات میں نماز کی طرف توجہ دلا دیں تو یقیناً بڑی عمر کے لوگوں پر اس کا بہت خوشگوار اثر ہوگا اور بچوں کی اپنی زندگی میں بھی نیکیاں کرنے کا رجحان بڑھے گا۔

چھینتا ہے کون طالبعلم سے اسکی کتاب
کون کرتا ہے تشدّد کی طرف مائل اسے
کون دیتا ہے کلاشنکوف اسکے ہاتھ میں
اور کرتا ہے اسی کے ہاتھ سے گھائل اسے

ابوالاقبال

اُن کے جاتے ہی نظر خاک بداماں نکلی
کس قدر آنکھ مری بے سروساماں نکلی

عُمر بھر تیری محبّت کے ترانے گائے
رُوح بھی جسم سے نکلی تو غزل خواں نکلی

مَوت جو وجہِ پریشانئ دل تھی کل تک
آج وہ مَوت علاجِ غم و حرماں نکلی

کل تھا جو سلسلۂ کرب واَلم آج بھی ہے
سخت جاں کتنی مری عُمرِ گریزاں نکلی

اور تو کچھ بھی دَمِ نزع نہ دیکھا مَیں نے
ہاں تری یاد مرے دل سے پرافشاں نکلی

ہائے وہ دل جو محبّت سے بھرا ہوا اے دوست
ہائے وہ جاں جو لے کر غمِ جاناں نکلی

ایک دِل، وہ بھی گرفتارِ بلا ہے اب تک
ایک جاں وہ بھی ہلاکِ غمِ دوراں نکلی

آج مرجھائے ہوئے چہرے ہیں سفّاکوں کے
کیا صدا کوئی سرِ گورِ غریباں نکلی

ہم تو زِندانئِ اُلفت ہیں ازل سے پھر کیوں
آج بل کھائے ہوئے کاکُلِ پیچاں نکلی

ہائے وہ شورِ دمِ نزع جو اُٹھّا محمود
اُف وہ ہچکی جو کلیدِ درِ زنداں نکلی

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

علمی مسائل

فرماتا ہے

جس طرح تم دیکھتے ہو کہ مردہ مٹی میں سے ہم گھاس نکالتے ہیں جسے جانور کھاتے ہیں اور پھر وہ اس کے پیٹ کے راستے سے تمہارے لئے عمدہ غذا بن جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی عقل بے شک طرح طرح کی تدبیریں نکالتی ہے لیکن ان تدبیروں کو اعلیٰ درجے کا مفید اور بے عیب بنانا خدا کا کام ہے۔ جو خدا گھاس کو جانور کی مشین میں ڈال کر دودھ بنا کر نکالتا ہے وہی خدا جب ایک کامل دماغ پر اپنا پرتو ڈالتا ہے اور اعلیٰ الہام سے اس کی مدد کرتا ہے۔ تو اس کے نتیجے میں ایک ایسی اعلیٰ درجے کی تعلیم پیدا ہوتی ہے جو دودھ کی طرح روحانی انسان کی پرورش کرتی ہے اور گھاس کا فضلہ سب اس میں سے نکل جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مادی اور روحانی عالم کو ایک دوسرے کے مشابہ بنایا ہے۔ جس طرح مادی عالم میں ہمیں یہ قانون دکھائی دیتا ہے۔ کہ زمین اپنی قوتوں کی نشوونما کے لئے آسمانی بارش کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح عقل انسانی بھی وحی اور الہام کی بارش کی محتاج ہے۔ جس طرح جسمانیات میں ہمیں روزانہ یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ اگر ایک لمبے عرصہ تک بارش نازل نہ ہو تو کنوؤں کے پانی تک خشک ہو جاتے ہیں۔ درخت مرجھا جاتے ہیں۔ سبزے گل سڑ جاتے ہیں اور باغات اپنے پھول سے محروم ہو جاتے ہیں اسی طرح جب ایک لمبے عرصے تک آسمان روحانی سے وحی و الہام کی بارش نازل نہیں ہوتی تو ارتقائے دماغی بھی بند ہو جاتا ہے۔ اور محض عقل ہی نوع انسان کی کوئی راہنمائی نہیں کر سکتی۔ فلسفیوں کی گمراہی اس بات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ کہ وہ صرف عقل کو اپنا رہنما سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ ہم اپنی بہبودی کے لئے خود قوانین تجویز کر سکتے ہیں۔ ہمیں کسی مذہب یا الہام کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ ان کے اسی نظریئے کی خود نیچر تردید کر رہا ہے۔ زمین اپنے اندر بڑی بھاری طاقتیں رکھتی ہے۔ مگر وہ بارش کی محتاج ہے۔ بارش نازل ہوتی ہے تو زمین کے سوتے بھی پھوٹ پڑتے ہیں۔ اس کی سبزیاں اگنے لگتی ہیں۔ اس کے درخت لہلہانے لگتے ہیں اس کے پھول اپنی بھینی بھینی خوشبو سے دل و دماغ کو معطر کرنے لگتے ہیں۔ اس کا سبزہ آنکھوں کو تراوت بخشنے لگتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ فضائے آسمانی میں اڑنے والے پرندے بھی خوشی سے چہچہانے لگتے ہیں اور لوگ اطمینان اور خوشی کا سانس لینے لگتے ہیں وہی لوگ جن کے دل قحط سالی کے خوف سے دھڑک رہے ہوتے ہیں۔ ان کے چہروں پر بشاشت آجاتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بارش نازل کر کے ہمیں تباہ ہونے سے بچا لیا جس طرح مادی عالم میں زمین آسمانی بارش کی محتاج ہے اسی طرح انسانی عقل وحی و الہام کی محتاج ہے۔ گویا جس طرح جسمانی آنکھ سورج کی روشنی کے بغیر بیکار ہے۔ اسی طرح انسانی عقل اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے الہام کے بغیر ایک بے کار چیز ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس کی مدد کے لئے آسمان سے نہ اترے تو وہ کبھی اپنی اس پیاس کو نہیں بجھا سکتا جو اس کی فطرت کے اندر ودیعت کی گئی ہے اور جس کے لئے وہ چاروں طرف اپنے ہاتھ پاؤں مارتا دکھائی دے رہا ہے۔ یورپ کو دیکھ لو اس نے مادی علوم میں کس قدر ترقی کر لی ہے۔ سائنس اپنے معراج کمال کو پہنچ چکی ہے مذہب کو انسانی زندگی کے لئے ایک بیکار چیز سمجھا جانے لگا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ نظارہ بھی نظر آتا ہے کہ ذرا کوئی شخص ان سے کہہ دے کہ میں ہتھیلی دیکھ کر تمہیں غیب کی خبریں بتا سکتا ہوں تو بڑے بڑے لائق وکیل اور گریجوایٹ اور ڈاکٹر اور انجینئر اس کے سامنے بیٹھ جائیں گے اور کہیں گے کہ ہمارا ہاتھ دیکھ کر ہمیں بتاؤ کہ ہمارا مستقبل کیا ہے۔ اور پھر وہ جو کچھ بتاتا ہے اسے پتھر کی لکیر سمجھ لیتے ہیں۔ ان کی یہ کیفیت بتاتی ہے کہ فطرتی طور پر انسان کے اندر ایک پیاس رکھی گئی ہے اور وہ کائنات عالم کی حقیقت اور اس کے راز معلوم کرنا چاہتا ہے۔ بے شک انہوں نے سینکڑوں سالوں تک سمندروں پر حکمرانی کی انہوں نے ایک ایک چلو پانی کو چھان مارا اور سب گہرائیوں کو دریافت کیا۔ انہوں نے موتی نکالنے کے لئے سمندروں کی تہہ میں غوطے لگائے اور فضائے آسمانی کی بلندیوں کے راز معلوم کرنے کے لئے آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکے۔ ان کے بیڑوں نے جزیروں کی تلاش میں زمین کا چپہ چپہ دیکھ مارا۔ اور ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر ان کا غیب معلوم کرنے کے لئے اپنے ہاتھ دکھانا صاف بتا رہا ہے کہ یہ مادی علوم ان کو مطمئن کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اور وہ ماوراء الطبیعات علوم کے حصول کی ایک تڑپ اس لا مذہبیت میں بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں یہی تڑپ اور پیاس ہے جو انسان کو کبھی کسی راستے پر لیجاتی ہے اور کبھی کسی راستے پر کوئی ستاروں کو دیکھ کر آئندہ کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہے۔ کوئی پامسٹری کو علم غیب کے حصول کا ایک ذریعہ سمجھتا ہے۔ کوئی تسبیح کے منکوں سے اپنی کامیابی یا ناکامی کی فال لیتا ہے۔ اگر طاق منکا آجائے تو کہتا ہے کامیابی یقینی ہے جفت آجائے تو سر نیچے ڈال لیں گے۔ اور کہیں گے ناکامی یقینی ہے۔ عرب کے رہنے والے کبھی تیروں سے فال لیتے تھے اور کبھی پرندوں کی شکلوں اور ان کی آوازوں سے مختلف قسم کے نتائج اخذ کرتے تھے۔ اگر الّو ان کی دیوار پر آبیٹھتا تو وہ سمجھتے کہ اب ہمارے لئے ویرانی اور بربادی مقدر ہے۔ اگر کوّا آبیٹھتا تو سمجھتے کہ کوئی سفر پیش آنے والا ہے۔ غرض یہ خواہش کہ کائنات کے راز اور عالم بالا کے اسرار کسی طرح منکشف ہوں ہر انسان کے اندر فطرتی طور پر پائی جاتی ہے۔ اور یہ خواہش اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ ہمارے ملک میں کئی لوگ ایسے دکھائی دیتے ہیں جو جنات کو قابو کرنے کے لئے بھی مختلف قسم کی چلہ کشیاں کرتے رہتے ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہو کہ کسی شخص کے قبضے میں جن ہے تو وہ دور دراز کا سفر کر کے بھی اس کے پاس پہنچیں گے۔ اس کی منتیں کریں گے اور اس سے عاجزانہ التجائیں کریں گے کہ وہ انہیں بھی ایسا طریق بتا دے جس سے جنات قابو میں آجائیں۔ اور وہ ان کی مدد سے اپنی تمام مشکلات کو دور کر سکیں کوئی اسم اعظم کی دریافت کے پیچھے لگا ہوا ہے اور کوئی عمل حب اور عمل تسخیر کو دریافت کرنے کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے۔ اگر مادی علوم بھی انسان کی پیاس بجھانے کے لئے کافی تھے تو کیا وجہ ہے کہ یورپ کا عقلمند بھی ان باتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور ایشیا کا جاہل بھی ان علوم کے حاصل کرنے کا متمنی ہے۔

یہ نظارہ بتاتا ہے کہ ہر انسان کے اندر فطرتی طور پر ایک بالا طاقت کا احساس پایا جاتا ہے۔ بے شک مادیات کا بوجھ بعض دفعہ اس کی اس فطرتی طاقت کو دبا دیتا ہے مگر اس کی جدوجہد بتا رہی ہے کہ جب اس کا شعوری دماغ غافل ہوتا ہے تو اس کا غیر شعوری دماغ اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کئی قسم کے راستے تلاش کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو دہریہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ مگر بسا اوقات جب کوئی اچانک مصیبت آتی ہے۔ تو اس کے منہ سے بھی اللہ تعالیٰ کا نام نکل جاتا ہے۔ اور وہ اسی کو اپنی مدد کے لئے پکارنے لگ جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی فطرت بھی خدا تعالیٰ کو تسلیم کرتی تھی مگر مادیات کے بوجھ نے فطرت کو مسخ کر دیا۔ اور اس پر کئی قسم کے پردے ڈال دیئے۔ مگر جونہی وہ پردے ہٹے فطرت کا نور پھر چمک اٹھا۔ اور اس نے خدا کو پکارنا شروع کر دیا۔ غرض ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی ملاقات کی ایک تڑپ رکھی ہے۔ مگر انسانی جدوجہد بتا رہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا الہام اس کی راہنمائی کے لئے نازل

باقی صـ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ـ سین

زندگی بچاؤ

کراچی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سندھ کے گورنر فخر الدین جی ابراہیم نے کہا کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم انسانوں جانوروں اور ہر قسم کی مخلوق کی زندگی کی حفاظت کریں اور اس کے لئے سب سے پہلا کام آلودگی کو ختم کرنا ہے۔

جس تقریب سے آپ خطاب کر رہے تھے وہ ماحولیاتی انتظام کے عالمی مسائل کے متعلق پاکستان کی سائنٹفک اینڈ کلچرل سوسائٹی نے منعقد کی تھی اور یہ تقریب سیارہ کو آڈیٹوریم میں منعقد کی گئی۔ گورنر موصوف نے کہا کہ ہمارے اردگرد آلودگی کو بڑھانے والے عوامل میں صنعت کاری سے ویسٹ (WASTE) اور موٹر گاڑیوں کا زہریلا دھواں شامل ہے۔ اس کے علاوہ جنگلوں کا رقبہ کم ہونا بھی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔

عالمی معیار کے مطابق کسی ملک کا بھی ۲۵ فیصد علاقہ جنگل ہونے چاہئیں۔ لیکن ہمارے ہاں جنگلات کا ایریا ۵ فیصد سے بھی کم ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان کے علاوہ ۱۱۴ دیگر ممالک اس سال زمین کا دن منا رہے ہیں۔ اس دن کے منانے کی اصل غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جائے کہ یہ بات بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی زندگی چاہے انسان کی ہو، جانوروں کی ہو، چاہے پودوں کی ہو اسے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔

انہوں نے سمندری آلودگی کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ہماری صنعت کاری سے جو فضلہ بچ رہتا ہے وہ سمندروں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح پانی کو آلودہ کر کے انسانی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ گورنر موصوف کی تقریر سے پہلے سائنٹفک اینڈ کلچرل سوسائٹی کے صدر مسٹر محمد ظہیر خان نے ان کا استقبال کیا اور اس سیمینار کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

لاہور کالج فار ویمن

لاہور کالج فار ویمن کی ۷۴ ویں کانووکیشن سولہ سال کے وقفے کے بعد گزشتہ دنوں منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی صدارت صوبائی وزیر تعلیم سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ نے کی۔ وزیر موصوف نے اس موقعے پر تقریر کرتے ہوئے نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کی تعریف کی اور کہا کہ یہ کالج کیلئے قابل مبارکباد بات ہے کہ طلباء کے نتائج بورڈ اور یونیورسٹی کے نتائج سے بہتر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم ایک ایسی پالیسی تیار کر رہا ہے جس کے ذریعے تعلیمی اداروں کی کانووکیشنز باقاعدگی کے ساتھ ہر سال منعقد کی جایا کریں گی۔ جس سے اس بات کا امکان بڑھ جائے گا کہ ان اداروں کا تعلیمی معیار بہتر ہو سکے کیونکہ اس طرح طلباء میں مقابلے کی روح پیدا ہوگی۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ طلباء ملک کی ہم آہنگی اور استحکام میں خاص طور پر اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آپ نے طلباء کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ انہیں قائداعظم کے مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ پاکستان ریزولیوشن کو سامنے رکھتے ہوئے ملک کو صحیح معنوں میں ایک اسلامک ویلفیئر ریاست بنانا چاہیے۔ وزیر موصوف نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ہر قسم کی مخلصانہ مدد کی کوشش کریں گے۔

اس سے پہلے کالج کی پرنسپل ڈاکٹر بشریٰ متین نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا کہ اس سے پہلے ۱۹۷۴ء میں کانووکیشن منعقد کی گئی تھی۔ اور اگرچہ ان سالوں میں کانووکیشن تو نہیں ہوئی لیکن طلباء نے بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرنے کی کوششیں جاری رکھیں اور اس بات کا یہ نتیجہ ہے کہ آج وزیر موصوف نے کالج میں یہ نتائج دیکھے ہیں۔ بعد میں وزیر موصوف نے میڈل ڈگریاں کالج کلرز اور رولز آف آنرز تقسیم کئے۔

لیبیا

لیبیا میں تریپولی سے جنوب مغرب کی طرف ایک سو کلو میٹر کے فاصلے پر ربطہ فارما سائٹیکل پلانٹ لگا ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ یہاں دوائیں تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن اب امریکہ اور مغربی ذرائع ابلاغ نے یہ مہم شروع کر دی ہے کہ لیبیا اس کارخانے میں کیمیاوی اسلحہ تیار کر رہا ہے۔ لیبیا نے تجویز پیش کی ہے کہ وہ اپنے اس کارخانے کا معائنہ کروانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ امریکہ بھی اپنے ملک کے ایسے کارخانوں کا معائنہ کروانے کے لئے تیار ہو۔ امریکہ نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر یہاں کیمیاوی اسلحہ تیار کرنا بند نہ کیا گیا تو وہ لیبیا کے خلاف جنگی کارروائی سے گریز نہیں کرے گا۔ گذشتہ ہفتے لیبیا کی اسمبلی نے ایک بیان میں یہ بتایا ہے کہ لیبیا کے لوگ ہر قسم کے ہتھیار جو عمومی تباہی پر منتج ہوں کے خلاف ہیں۔ نہ وہ نیوکلیر ہتھیار بنانا چاہتے ہیں اور نہ جراثیمی نہ کیمیاوی اور نہ وہ چاہتے ہیں کہ ایسے ہتھیار کوئی اور بنائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ربطہ فارماسٹیکل پلانٹ کی حفاظت کے لئے لیبیا کا ہر فرد اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس وقت جو لیبیا اور امریکہ کے درمیان سرد جنگ جاری ہے اس سے متعلق سیاست دانوں کا خیال ہے کہ یہ کسی وقت بھی گرم جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور ویسے ہی واقعات پیش آسکتے ہیں جیسے آج سے چار سال قبل پریذیڈنٹ رونلڈ ریگن کے وقت میں جبکہ کرنل معمر قذافی کو ہلاک کرنے کے لئے جنگی کارروائی کی گئی تھی۔ اس وقت یہ کہا گیا تھا۔ کہ لیبیا دہشت گرد ملک ہے اور دنیا کو اس سے خطرہ ہے۔ اور اس خطرے کا اصل باعث کرنل معمر قذافی ہے چنانچہ اس پراپیگنڈے کے بعد لیبیا پر حملہ کر دیا گیا۔ لیبیا نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے حملہ کیا تو لیبیا اکیلا نہیں ہوگا۔ باقی عرب ممالک بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ اور امریکہ کے لئے یہ بات آسان نہیں ہوگی۔ کہ وہ تمام عرب ممالک کو اپنی مخالفت پر آمادہ کر لے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر امریکہ نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی کی تو اسرائیل اس کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ سب سے زیادہ اسرائیل کو ہی اس بات کی تکلیف ہے۔ کہ کوئی عرب ملک اپنی طاقت میں اضافہ کر لے چاہے وہ ملک کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ (بعد ازاں ربطہ پلانٹ میں آگ لگ گئی اور بہت زیادہ نقصان ہوا بعض ذرائع اس واقعہ کو جرمنی کی کارروائی بتاتے ہیں)۔

موئنجوڈارو کی دیکھ بھال

یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر فیڈریکو نے کہا ہے کہ موہنجوڈارو انسانی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ موہنجوڈارو کے مقام پر ایک میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم ایک دن اس قابل ہو جائیں گے کہ یہ معلوم کر لیں کہ موہنجوڈارو کی حقیقت کیا ہے۔ اور یہ اس دن ممکن ہوگا۔ جب دنیا اس بات کو محسوس کرنے لگے گی کہ اس قسم کی یادگاروں کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ مسٹر فیڈریکو نے کہا کہ موہنجوڈارو کے آثار ساری دنیا کا سانجھا خزانہ اور سانجھی دولت ہیں اور یونیسکو ہر ممکن کوشش کرے گی کہ اس دولت کو محفوظ رکھا جائے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس جگہ کو اور یہاں پر جو آثار ملتے ہیں ان کو محفوظ کریں۔ انہوں نے کہا کہ فی الوقت ان چیزوں کو محفوظ کرنے کیلئے ۵۰ ہزار ڈالر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے ۱/۲ ملین ڈالر اس قسم کی چیزوں کو محفوظ کرنے کے لئے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

تعلیم القرآن — والدین کی ذمہ داری

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں وہ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا؟"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳ فروری [illegible])

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

جملہ مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اطفال کے مرکزی امتحانات کے لئے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے آگاہ کریں تاکہ اس کے مطابق امتحانی پرچے انہیں ارسال کئے جا سکیں۔

سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالقِ کائنات

فرید احمد بدر
سٹوڈنٹ ایم ایس سی فزکس

آج کل یورپی اور امریکی اقوام دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں شمار کی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے مختلف موضوعات اور خاص طور پر سائنس میں ان کی تحقیقات کو اوّلیت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض نوجوان جب کائنات کی ابتداء اور ارتقاء کے بارے ان قوموں کی تحقیقات اور نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں یا زبانی طور پر کسی سے کچھ سن لیتے ہیں تو اُن کے ذہنوں میں شکوک و شبہات جنم لینا شروع کر دیتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بے یقینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اگر اس بات کا غور سے مطالعہ کیا جائے اور کائنات کے بارے میں دو بنیادی سائنسوں آسٹرانومی (ASTRONOMY) اور کاسمالوجی (COSMOLOGY) سے واقفیت حاصل کی جائے تو خدا تعالیٰ کے بارے میں یقین یقین کامل میں بدل جاتا ہے اور تمام جدید تحقیقات سے خدا تعالیٰ کے خالق ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور جدید تحقیقات کی روشنی میں کائنات کی جو ترکیب و ترتیب سامنے آتی ہے اُس سے خدا تعالیٰ کی صفتِ خالقیت کا عظیم الشان ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے بارے میں ایک دلیل جو سب سے زیادہ استعمال کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس تمام کائنات کا خالق ہے۔ ایک سائنس کے طالب علم کی حیثیت سے میں خدا تعالیٰ کی صفتِ خالقیت اور کائنات ہی کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

۲۵ جون ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے فضلِ عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح فرمایا اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "یہ ایک حقیقت ہے کہ جس آسمانی کتاب نے کائناتِ عالم پر غور کرنے کی طرف سب سے زیادہ توجہ دلائی ہے وہ قرآن کریم ہے۔ دنیا کی کوئی آسمانی کتاب ایسی نہیں جس نے انسان کو کائنات عالم پر غور کرنے کا اس طرح واضح حکم دیا ہو جس طرح قرآن کریم نے دیا ہے قرآن مجید نے اس بارہ میں تین بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں۔

اوّل :۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دنیا کی تمام چیزیں مرکب ہیں کوئی چیز مفرد نہیں۔ سب اشیاء میں ترکیب پائی جاتی ہے۔

دوم :۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اشیاء کی وہ ترکیب ہر وقت عمل (WORK) کر رہی ہے۔ اس کے نتائج کا ایک سلسلہ جاری ہے

سوئم :۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ان تمام اشیاء اور ان کی ترکیب اور اس ترکیب سے پیدا ہونے والے نتائج کے اسرار کو معلوم کرنا تمہارا کام ہے اس کام کو سرانجام دینے والے ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عقل مند ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

" وہ لوگ جو زمین و آسمان کی پیدائش کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں بالآخر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اے خدا تو نے اس کارخانہ کو بے حکمت پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا ،، (آلِ عمران ۱۹۲)

پھر قرآن کریم یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جو لوگ قوانین الٰہی میں غور کریں گے اور کائنات عالم کی حکمتوں کو سوچیں گے ان پر ان کے اسرار ضرور کھولے جائیں گے اور دنیا کے ذرّہ سے لے کر خود خدا تعالیٰ تک ان لوگوں کے لئے کامیابی کا رستہ کھلے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کہ جو لوگ ہمارے پیدا کردہ عالم کے متعلق اور ہم تک پہنچنے کے لئے صحیح طریق سے کوشش کریں گے ہم ان پر کامیابی کے راستے ضرور کھولیں گے" (العنکبوت ۷۰)

یہ تین اہم صداقتیں ہیں جن کا قرآن کریم اعلان کرتا ہے اور مسلمانوں کو اُن کی طرف توجہ دلاتا ہے اور یہی تین امور سائنس کی بنیاد ہیں۔ ان حالات میں کس قدر تعجب کی بات ہوگی کہ مسلمان کائناتِ عالم سے غفلت اختیار کریں" (تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص۵)

سائنس میں جتنے بھی قدرتی قوانین ہیں انسان نے انھیں معلوم کیا ہے کہ وہ کیا ہیں۔ کیوں ہیں اور کس طرح ہیں مگر کسی بھی انسان نے ان قوانین کو جاری نہیں کیا۔ نیوٹن کا مشہور قانونِ تجاذب ہے جسے نیوٹن نے اپنی محنت اور ہمت سے معلوم کیا مگر نیوٹن نے اس قانون کو جاری نہیں کیا۔ شروع شروع میں جب فلکیات میں ابھی اتنی ترقی نہ ہوئی تھی انسان نے سوچا سورج کیا ہے؟ چاند کیا ہے؟ ستارے کیا ہیں؟ جب انسان نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کیا تو اسے پتہ چلا کہ تمام اجرام فلکی مشرق سے نکلتے ہیں اور مغرب میں غروب ہو جاتے ہیں۔ اس نے یہ مفروضہ قائم کیا کہ زمین ساکن ہے اور تمام باقی اجرام اس کے گرد حرکت کر رہے ہیں۔ پھر زمین کے گول ہونے کا تصوّر آگیا۔ جس کے ساتھ ہی اوپر کی سمت اور نیچے کی سمت کا تصوّر بھی بدل گیا اور اضافی صورت اختیار کر گیا۔ کیونکہ اس طرح جو آدمی زمین کے جنوبی قطب پر ہوگا۔ اس کی اوپر کی سمت شمالی قطب والے آدمی کے لئے نیچے کی سمت ہوگی اور شمالی قطب والے آدمی کی اوپر کی سمت جنوبی قطب والے آدمی کے لئے نیچے کی سمت ہوگی۔ پھر انسانی دماغی ارتقاء کے تقاضا کے عین مطابق اس علم میں بھی رفتہ رفتہ ترقی ہوتی چلی گئی اور اس وقت انسان اتنے عروج پر ہے کہ وہ اپنے جیسی تہذیبوں کی تلاش میں ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کائنات کی ابتداء اور اختتام کے بارے میں کئی ایک نظریات قائم کر چکا ہے۔

کائنات کی ابتداء کے بارے میں جو اصول یا قوانین سائنس دانوں نے معلوم کئے ہیں اُن سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کائنات یکدم ہی نہیں بنی بلکہ اس کا جو ارتقاء ہے وہ کروڑوں سالوں پر محیط ہے اور حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے "ہستی باری تعالیٰ" میں قرآن مجید سے اسی قسم کا ارتقاء ثابت کیا ہے۔ کائنات کے آغاز کے بارے میں ایک نظریہ جسے "ثابت حالت کا نظریہ" (STEADY STATE THEORY) کہتے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ کائنات جس طرح ہم اسے مشاہدہ کرتے ہیں ہمیشہ سے اسی طرح ہے اور اسی طرح ہمیشہ رہے گی اسے کسی نے نہیں بنایا۔ اس کے علاوہ باقی جو نظریات ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کائنات کی ابتداء ہے اور وہ شروع ہی اس بات سے ہوتے ہیں کہ شروع شروع میں ایک بادل تھا یا بہت سے ذرات تھے یا چھوٹے چھوٹے آئن ز تھے (IONS) جنھیں پلازما (PLASMA) کا نام دیا جاتا ہے۔ جن سے بعد میں یہ کائنات بنی۔ مگر کوئی بھی تھیوری اب تک اس بات کی وضاحت نہیں کر سکی کہ یہ ذرات، بادل یا آئنز کس طرح وجود میں آئے یا پھر اگر یہ تمام یکسانیت کی حالت میں تھے جس کی وجہ سے ان کے وجود یا عدم وجود میں امتیاز نہیں کیا جا سکتا تھا تو پھر ان میں تغیّر کس طرح واقع ہوا؟

جہاں تک ثابت حالت کے نظریہ کا تعلق ہے اسے حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے اس طرح ردّ فرمایا کہ اس طرح انسانی ذہن میں (یا عقل میں) ایک لامحدود زمانہ آتا ہے اور چونکہ انسانی عقل محدود ہے اور محدود میں لامحدود چیز نہیں آ سکتی اس لئے یہ ناممکن ہے۔ مگر اس دور میں جو تھیوری سب سے زیادہ مانی جا رہی ہے وہ "بگ بینگ" (Big Bang) تھیوری ہے اور تھیوری بتا رہی ہے کہ کائنات ہمیشہ سے اسی طرح نہیں بلکہ اس کا باقاعدہ آغاز ہے اور انجام ہے۔

اس تمام بحث کے بعد جب ہم کائنات کی ترکیب و ترتیب کے بارے میں غور کرتے ہیں تو ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ کارخانۂ قدرت محض "اتفاقی پیدائش،، نہیں بلکہ ایک ارادہ کے تحت اسے چلایا گیا ہے۔ چنانچہ اگر ہم صرف اپنے چھوٹے سے نظامِ شمسی (Solar System) ہی کے بارے میں سنجیدہ ہو کر غور کریں تو یہ حقیقت ہم سے بعید نہیں رہتی۔ نظامِ شمسی میں نو سیّارے ہیں اور جس طرح زمین کے گرد ایک چاند گردش کر رہا ہے اسی طرح کئی سیّاروں کے گرد ایک سے زیادہ چاند گردش کر رہے ہیں۔ مشتری کے گرد ۱۴، زحل کے گرد ۱۰ اور امریکی خلائی گاڑی (SPACE VEHICLE) وائجر ٹو کی حالیہ تحقیقات کے مطابق نیپچون کے گرد کل آٹھ چاند دریافت ہوئے ہیں۔ سورج کے نو سیّاروں میں بعض سورج کے نزدیک ہیں جن پر سخت گرمی ہونے کی وجہ سے انسانی زندگی وہاں ممکن نہیں اور بعض سورج سے بہت دور ہیں جن پر سخت سردی ہونے کی وجہ

باقی صـ۷ـ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

ہسپتال اور ہماری ذمہ داریاں

ساری دنیا میں ایک سا اقتصادی نظام نہیں ہے لہٰذا ہر حصۂ دنیا میں برابر طبی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ تیسری دنیا کے ممالک میں جہاں آبادی کا تناسب بھی زیادہ ہے، طبی سہولتوں کے شعبہ میں بھی تکمیل کی بہت زیادہ گنجائش موجود ہے۔ خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں حکومتوں کے پاس عوام کی طبی ضروریات پر خرچ کرنے کیلئے مالی وسائل بہت محدود ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں تعاون باہمی سے ان ضروریات کو قدرے بہتر طریق پر پورا کیا جا سکتا ہے۔ نیز مخیر احباب اگر ان فنڈز میں دل کھول کر حصہ لیں تو ہسپتالوں پر بوجھ قدرے کم ہو سکتا ہے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ بنیادی طور پر ایک ایسا ہسپتال ہے جو خلق خدا کی خدمت کیلئے لمبے عرصہ سے کوشاں ہے اور ہزارہا بندگان خدا اس سے دن رات فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ عالمی طور پر بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اس ہسپتال پر بھی خاصا مالی بوجھ ہے۔ ہم سب اس ورثہ کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ ہسپتال کی ذمہ داریوں کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ مناسب عمارت کا انتظام۔
۲۔ ہسپتال کیلئے ضروری آلات و فرنیچر کی فراہمی۔
۳۔ مناسب ادویہ کا سٹاک۔
۴۔ ضروری عملے کا انتظام۔
۵۔ عملے کی تنخواہ کا انتظام۔
۶۔ ادارے کی خاطر خواہ صفائی اور تزئین کا انتظام۔
۷۔ پورے منصوبے میں تدریجی اضافے کیلئے جدوجہد۔

مندرجہ بالا سات امور ایسے ہیں جو اس ادارے کو چلانے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ ذہنی و جسمانی کاوش کے ساتھ ساتھ یہ امور مالی طور پر بھی بہت بڑی ذمہ داری کا تقاضا کرتے ہیں۔ مختلف شعبوں میں ہماری معاونت فضل عمر ہسپتال کی بہتر کارگردگی کیلئے بہت ضروری ہے۔ جہاں ہسپتال کی انتظامیہ دن رات مریضوں کی نگہداشت کے لئے کوشاں ہے وہاں خصوصی طور پر اہالیانِ ربوہ اور عمومی طور پر دیگر افراد جماعت احمدیہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ نیکی کے اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ہسپتال کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں بھرپور مدد دیں۔ یہ معاونت مختلف درجوں میں منقسم ہے:

○ جب ہم ہسپتال جائیں تو اس کی صفائی کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھیں اور حتی الامکان کوشش کریں کہ نہ صرف کسی قسم کی گندگی پھیلانے کا موجب نہ بنیں بلکہ اگر پہلے سے کوئی گندگی موجود پائیں تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں

○ ہسپتال کی تزئین کے لئے جو کوشش کی گئی ہے اس میں کسی قسم کی کمی واقع کرنے کا موجب نہ بنیں۔

○ جب ہم ہسپتال جائیں تو اپنی باری کے انتظار میں ہمیشہ قطار کو ملحوظ رکھیں اس سے ہر ایک مطمئن طور پر باسانی اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ اس سے آگے استحسان کا پہلو ہے جس کو اس وقت خصوصی طور پر مدنظر رکھا جائے جب کوئی مریض نسبتاً زیادہ تکلیف میں ہو اور اسے طبی امداد کی فوری ضرورت ہو۔ ایسی صورت میں اسے اپنی باری دیکر اس کی خدمت کریں۔

○ ہسپتال کے ماحول میں شور کرنے سے قطعی پرہیز کریں۔

○ غیر ضروری رش کرنے سے پرہیز کریں۔

○ اگر کوئی بے قاعدگی نظر آئے (درست یا غلط) تو ہسپتال کی انتظامیہ کو بے قاعدگیوں سے آگاہ کریں تاکہ نظام کو بہتر بنانے میں مدد ملتی رہے۔

○ ہسپتال کے قواعد اور اس کی اصطلاحات کے مطابق چلنے کی کوشش کریں اور غیر ضروری استفسار اور مطالبوں سے پرہیز کریں۔

○ حفاظت کی خاطر اپنی سائیکلوں کو مقررہ سائیکل اسٹینڈ پر کھڑا کریں۔

○ اپنے خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت کریں۔ اس کی خاطر ہسپتال کے متعلقہ شعبہ سے رجوع کر کے اپنے خون کا گروپ معلوم کر لیں تاکہ بوقت موقعہ آپ کے خون کا عطیہ کسی ضرورت مند کے کام آسکے۔

○ اگر آپ کے گھر میں ایسی ادویہ پڑی ہیں جو کسی کے زیر استعمال نہیں ہیں مگر سربمہر ہیں اور ان کی آخری تاریخ نہیں گزری تو وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو دے دی جائیں جو یقیناً اور مریضوں کے کام آسکتی ہیں۔ اس طرح ہسپتال پر مالی بوجھ کسی حد تک کم ہو سکتا ہے۔ لہٰذا قارئین خواہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہوں یا بیرون ربوہ سے، اگر ان کے لئے ایسا کرنا ممکن ہو تو وہ ضرور ہسپتال کو ایسی ادویہ پہنچا دیں۔

○ ادویہ کی خالی شیشیاں بھی ایسی چیز ہے جن کی ہسپتال کو ضرورت رہتی ہے چنانچہ ہسپتال ہی کے پروگرام کے مطابق ایسی شیشیوں کو گرم پانی میں ابال کر اچھی طرح ابتدائی صفائی کے بعد ہسپتال کو دے دیا جائے تو یقیناً ان کا بہت مفید مصرف نکل سکتا ہے اور وہ بہت سے مریضوں کے کام آسکتی ہیں۔

ان امور کے علاوہ اور بہت سی باتیں جو ہسپتال کے نظام کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے افراد جماعت احمدیہ کے سامنے گاہے بگاہے آتی رہتی ہیں ان کو تجویز کے رنگ میں ہسپتال کی انتظامیہ تک پہنچاتے رہنا بھی ہمارا فرض ہے۔

مناسب ہے کہ تمام افراد جماعت احمدیہ کا تعلق فضل عمر ہسپتال کے ساتھ نہایت ذمہ دار رضاکاروں کا سا ہو جو ہر وقت اس کی بہتری کے لئے کوشاں نظر آئیں۔ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور مخلوق خدا کی خدمت کے نتیجے میں ثواب دنیا و آخرت بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

صوفی محمد اسحٰق

ایک احمدی طفل کا قابلِ رشک جذبۂ خدمت

خاکسار کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۰ء کو نوشہرہ اور رسالپور چھاؤنی (صوبہ سرحد) کے تربیتی دورہ پر بھجوایا گیا۔ نوشہرہ میں ایک ۱۲-۱۱ سالہ طفل نے جس جذبۂ خدمتِ دین کا ایک عملی مظاہرہ کیا وہ نہایت ہی روح پرور اور قابل تقلید ہے۔

خاکسار نے ۲ مارچ کو نماز مغرب و عشاء جمع کرانے کے بعد احباب جماعت سے ایک خطاب کیا اور دورانِ خطاب اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نوشہرہ کے لئے مرکز سلسلہ نے تحریکِ جدید کے چندہ سال رواں کا جو TARGET اکتیس ہزار روپے کا مقرر کیا تھا اس میں گیارہ سو روپے کی کمی ہے جو احباب کو ضرور پوری کرنی چاہیئے۔

تقریر کے اختتام پر جب خاکسار بیٹھنے لگا تو ایک طفل عزیزم اظہر عثمان احمد ابن مکرم میجر اعجاز احمد صاحب تنویر بعمر ۱۲-۱۱ سال آگے آیا اور مجھے کہا کہ میں TARGET کی اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اپنی جیب خاص سے اسی وقت ساری کی ساری رقم نقد ادا کرتا ہوں یہ جذبۂ خدمتِ دین دیکھ کر میں عش عش کر اٹھا۔ کیونکہ یہ جذبہ انتہائی قابلِ رشک تھا۔ خوش قسمت ہیں وہ والدین جنہوں نے ایسی سعادتمند اولاد کو جنم دیا جو بچپن سے ہی جذبۂ خدمت دین سے سرشار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ہونہار و نونہال کی عمر، صحت اور صلاحیتوں کو اپنی بے اندازہ برکتوں سے نوازے کہ احمدیت کو ایسے ہی بابرکت سپوتوں کی ضرورت ہے۔ جس جماعت کے اطفال کا یہ حال ہو کیا دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنے عزم صمیم میں کبھی کوئی شکست دے سکتی ہے۔ بخدا ہرگز نہیں۔

اس موقعہ پر مکرم ملک محمد اشرف صاحب نے بھی اپنے پہلے وعدہ مبلغ ایک ہزار روپے پر جسے وہ ادا بھی کر چکے ہیں۔ مزید ایک سو روپے کا اضافہ کیا اور اسی وقت نقد ادا بھی کر دیا۔ اس طرح گویا کہ اس جماعت نے بارہ سو روپے نقد دیکر اپنا وعدہ TARGET سے بھی زیادہ کر دیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ؒ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔

اطفال بھائیو! آپ کو چاہیئے کہ حضور کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے بچپن سے اپنے لئے برکات کے حصول کے سامان پیدا کریں۔

سیکرٹری وقفِ جدید
(اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۵ سے آگے

سے انسانی زندگی ممکن نہیں۔ حالیہ تحقیقات کے مطابق کسی بھی سیارے پر کسی قسم کی کوئی زندگی نہیں مگر صرف زمین ایسا واحد سیارہ ہے جس پر خدا تعالیٰ کا یہ عظیم الشان معجزہ ہے کہ یہاں زندگی موجود ہے۔ پھر بعض سیارے اتنے بڑے ہیں کہ اگر انسان وہاں چلا جائے تو اسے اس طرح محسوس ہوگا کہ اس نے لوہے کے بوٹ پہن رکھے ہیں۔ کیونکہ جتنا کوئی سیارہ بڑا ہوگا اتنا ہی اس کی سطح پر کسی چیز کا وزن بڑھ جائے گا۔ اگر انسان سب سے آخری سیارے پلوٹو پر چلا جائے تو وہاں سے آسمان پر سورج کو تلاش کرنا مشکل ہوگا کیونکہ یہ سیارہ سورج سے آخر پر ہونے کی وجہ سے اتنا دور ہے کہ سورج یہاں سے عام ستاروں کی طرح نظر آئے گا۔

یہ تو نظام شمسی کی بات تھی ورنہ کائنات میں نظام شمسی کہکشاں (MILKY WAY) کا ایک رکن ہے اور فضا میں لاتعداد کہکشائیں ہیں اور ان میں بھی نظام شمسی کی طرح کئی نظام ہیں اور اگر کسی جگہ کوئی اور تہذیب (CIVILIZATION) ملتی ہے تو انہیں نظاموں کے کسی سیارے پر ممکن ہے۔ بہرحال اگر انسان ایسی کسی تہذیب کا سراغ لگا لیتا ہے تو یہ ایک نیا جہان ہوگا اور اس سے خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت اور ربوبیت اور واضح ہو کر سامنے آئے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں فرمایا ہے "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے"

بہرحال نظام شمسی اور کائنات کے مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ نظام کائنات کتنا منظم اور باقاعدہ ہے اور ہمیں آج تک کبھی بھی اس بات کی فکر نہیں ہوئی کہ زمین اپنے مدار سے کھسک رہی ہے یا چاند زمین پر گرنے لگا ہے۔ انسان کے بنائے ہوئے نظام میں کوئی خرابی واقع ہو سکتی ہے مگر جس ہستی نے انسان کو بنایا ہے اس کے نظام میں آج تک کوئی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ اب آخر میں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو) کا ایک اقتباس پیش کر کے اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جسے بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

*

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۵۶۱۲:- میں چوہدری شریف احمد ولد چوہدری سلطان علی صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجو چک ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نصف مکان واقع چک گجو مالیتی -/۲۵۰۰۰ (۲) زرعی زمین ۱۲½ ایکڑ مالیتی -/۲۱۲۵۰۰ اس وقت مجھے مبلغ -/۹۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری شریف احمد گجو چک م/ع تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد شفیع ہاشمی وصیت نمبر ۱۷۵۶۱۔ گواہ شد نمبر ۲ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید مکان نمبر ۱۳/۱۶ دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۰۰:- میں امۃ السمیع زوجہ صوبیدار میجر ضیاء الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پورن نگر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵/۱۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۶۹ گرام مالیتی -/۲۰،۷۰۰ روپے (۳) مکان فروخت شدہ نقد -/۲۰،۰۰۰ روپے (۴) ۷۰ کنال زرعی زمین مالیتی -/۲۵۰،۰۰۰ روپے جس میں میرا حصہ ۱/۸ ہے۔ اس وقت مجھے -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ السمیع زوجہ صوبیدار میجر ضیاء الدین صاحب ۳/۱۹۰ پورن نگر سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ صوبیدار میجر ضیاء الدین صاحب خاوند موصیہ وصیت نمبر ۴۲۵۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نور دین ولد مہر دین ۳/۱۴۴ پورن نگر سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۷۴۰۲:- میں چوہدری عبدالماجد وڑائچ ولد محمد شفیع صاحب وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودھا حال ناگویا جاپان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین ۱۰ ایکڑ واقع چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا مالیتی پانچ لاکھ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰۰۰ ین جاپانی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالماجد وڑائچ ابن محمد شفیع صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا حال جاپان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری علی احمد وصیت نمبر ۲۰۵۵۹۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد یونس وصیت نمبر ۲۴۴۴۶۔

اطفال الاحمدیہ کے اعلانات

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال خصوصی طور پر جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کی کتنی وصولی ہو چکی ہے چھ ماہ گزرنے پر بجٹ میں سے کم از کم نصف وصولی ہو جانی چاہیئے۔ امید ہے اس طرف توجہ فرما کر مرکز میں رپورٹ کریں گے۔

اطفال بھائیو!

کیا آپ اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کرتے ہیں تمام اطفال یہ کوشش کریں کہ اپنا ماہانہ چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کریں۔ اس طرح انہیں بچپن سے اپنا جیب خرچ بچا کر مالی قربانی کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور ان کے لئے بچپن سے برکات کا حصول آسان ہو جائے گا۔

سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ
پاکستان

بقیہ: ص۳ سے آگے

نہ ہوتا تو وہ اسی طرح بھول بھلیوں کے چکر میں پھنسا رہتا۔ وہ خدا تعالیٰ کو کبھی نہ پا سکتا۔ خدا تعالیٰ نے اس پر یہ احسان کیا ہے کہ اس نے اپنے نبیوں کی معرفت اسے وہ راستہ دکھایا جس پر چل کر وہ آسانی سے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا اور ہر قسم کے مصائب سے امن حاصل کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ زندگی کا آنا انکی عزّت بڑھانے کا موجب ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) خطبہ جمعہ فرمودہ ۳، اپریل ۱۹۸۷ء میں فرماتے ہیں :۔

" وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں دینِ حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں۔ ہر طبقۂ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہیں لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا یعنی درمیانے درجہ کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے پیش ہوتے رہے ہیں چنانچہ اس طبقہ سے واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے عزت گرانے کا موجب نہیں لیکن دوسرے طبقوں سے واقفینِ زندگی کا نہ آنا ان کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے۔"

جو احباب جماعت اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ۳، اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچے "وقفِ نَو" میں اور ۳، اپریل ۱۹۸۷ء سے پہلے پیدا ہونے والے بچے تحریک "وقفِ اولاد" میں شامل ہوں گے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

خبریں

مُلکی خبریں

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ ملک کے وسیع تر مفاد میں کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ مشکل تھا مگر کرنا پڑا ہے

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ سے غریب آدمی سسک سسک کر مر جائے گا۔ انہوں نے وزیر اعظم پر الزام لگایا کہ وہ قومی سرمائے سے اراکین اسمبلی کی خرید و فروخت کر رہی ہیں انہوں نے صدر سے اپیل کی کہ وہ یہ خرید و فروخت رکوائیں۔

○ اپوزیشن لیڈروں نے قیمتوں میں اضافے کے خلاف شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔ متحدہ اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اسمبلی کی اجازت کے بغیر قیمتیں بڑھا کر مذاق کیا گیا ہے۔

○ متحدہ اپوزیشن نے عابدہ حسین کے ساتھ جھڑپ کے بعد وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن کے خلاف سوشل بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔

○ حیدر آباد میں چھٹے دن بھی مسلسل فائرنگ جاری رہی جس سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔ دو علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ایک بس کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ دس افراد زخمی ہو گئے۔ صورتحال انتہائی کشیدہ ہونے کے باعث فوج طلب کر لی گئی۔

○ پاکستان نے سٹنگر میزائیل سے سستا دور مار میزائیل تیار کر لیا ہے جو اس سال فوج کے حوالے کر دیا جائے گا۔

○ فیصل آباد میں مشتعل شہریوں نے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سمن آباد کے طلباء کا ہوسٹل جلا دیا۔ یہ واقعہ گذشتہ روز شہریوں اور طلباء میں ہونیوالے ناخوشگوار واقعے کا ردِ عمل تھا۔ شہریوں نے الزام لگایا ہے کہ طلباء بھگا ٹیکس وصول کرتے ہیں

غیر مُلکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں پولیس سے جھڑپ کے نتیجے میں ایک ممتاز علیحدگی پسند کشمیری رہنما ہلاک ہو گئے ہیں۔ پولیس کے مطابق ایک گشتی دستے کے اراکین نے ان پر اسوقت گولی چلائی جب وہ ایک دستی بم پھینکنے کی تیاری کر رہے تھے۔ مسٹر اشفاق مجید کا تعلق جموں کشمیر لبریشن فرنٹ سے تھا اور وہ چار علاقائی کمانڈروں میں سے ایک تھے۔ ایک اور جھڑپ میں ۱۰۔ افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور کئی مزید افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ ہندوستان کی ریاست پنجاب میں مرکزی حکومت کے براہ راست کنٹرول کو مزید چھ ماہ کی توسیع دینے کی کوشش ناکام ہو گئی اسلئے کہ پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں کورم پورا نہیں تھا۔ مسٹر وی پی سنگھ کو توقع امید تھی کہ ان کی پارٹی اس مقصد کیلئے دو تہائی اکثریت حاصل کر لے گی۔ ریاست کو ۱۹۸۷ء میں سابقہ کانگریسی حکومت نے مرکزی کنٹرول میں لیا تھا۔

پتہ

ختمِ قرآن

عزیز راشد احمد ابن مکرم طاہر احمد صاحب گدو (سندھ) نے ۱۴، فروری کو ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے اور عزیز نعمان احمد نصیر ابن مکرم نصیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ نے مورخہ ۲۴، فروری کو ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ دونوں بچے مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ کے بھتیجے ہیں۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو نورِ قرآن سے منور فرمائے۔

CURATIVE TIME
کیوریٹو ٹائم
برائے رمضان المبارک
کیوریٹو کلینک و دفاتر صبح ۸ بجے سے ۳ بجے دوپہر تک کھلے رہیں گے۔ جمعۃ المبارک کو تعطیل ہوگی
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون: ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

۔ نرینہ اولاد سے محروم
۔ بے اولاد، ۔ اٹھراء
۔ سوکھا، گرمی، گیس
کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴، ۴۳۱، ۷۶۴۹۷
زیرِ نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ۔ ابن ۔ حکیم نظام جان
برانچیں :۔
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ